تعارف
جناب محمد فیاض صاحب

تحریر: جناب محمد ایوب
مکتبہ دارالسلام - ریاض

# میں نے شرک و بدعت کیوں کر چھوڑا؟

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں جتنی نعمتیں پیدا کی ہیں، دین اسلام ان میں سب سے اعلیٰ وارفع نعمت ہے۔ دینِ اسلام دینِ فطرت ہے، اور یہی وجہ ہے کہ ہر مرد و عورت، کمزور و طاقت ور، تعلیم یافتہ و ان پڑھ، دارا و نادار اس کے ابدی و لازوال اصولوں کو سمجھنے اور ان کے مطابق عمل کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرتا ـــــ اسلام کے بنیادی اصول ایک نکھری صبح کی مانند واضح اور روشن ہیں

عرب کے صحراؤں سے پھوٹنے والی توحید کی روشنی نے جب دنیا کو منور کیا تو برِصغیر میں بھی اسلام کی حقانیت کو اسی طرح تسلیم کر لیا گیا، جس طرح اسپین، یورپ اور دوسرے دور افتادہ علاقوں میں تسلیم کیا گیا۔ ابتدائی دور میں پاک و ہند میں اسلام کی ترویج میں بزرگانِ دین نے قابلِ ذکر جدوجہد کی، لیکن بعد میں ان کے جانشین ہندو تہذیب کے زیرِ اثر ناخواندہ معاشرے کو اسلام کا مزاج سمجھانے میں ناکام رہے اور یہاں کا معاشرہ ہندو تہذیب سے متاثر ہو گیا جس سے اسلام میں دین کے نام پر بعض ایسی بدعات فروغ پا گئیں جو اسلام کے نام پر ہندو مت ہی کا پرچار نظر آتی ہیں ـــــ میلے ٹھیلے، عرس، موقع بے موقع چراغاں، مزاروں پر چڑھاوے، میلاد وغیرہ ایسی رسمیں ہیں، جن میں ہندو تہذیب کا اثر نمایاں طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

تقسیم برصغیر کے بعد مسلمانوں میں خواندگی میں اضافہ ہوا، علم کی روشنی پھیلی اور دینِ حق کو پہچاننے والے باشعور ہوئے تو دینِ حق کا سبق دینے والے اپنے کام کو بہتر طور پر انجام دینے لگے۔ اسی دوران خلیج میں تیل کی دولت نے پاکستان کے باسیوں کو اپنی طرف کھینچا تو دینِ اسلام کو اپنی اصلی حالت میں نافذ دیکھنے کا موقع ملا۔ روزگار کے لیے آنے والے لوگوں نے شرک و بدعت سے پاک معاشرے کی برکات دیکھیں تو انھیں اپنے دنیاوی

معاملات کے ساتھ ساتھ آخرت سنوارنے کی فکر بھی دامن گیر ہوئی۔ انہی لوگوں میں سے میرے ایک دوست ہری پور ہزارہ کے رہنے والے محمد فیاض نے اپنی کہانی یوں سنائی :

"میرا نام محمد فیاض ہے۔ میں پہلی مرتبہ ۱۹۹۱ئہ میں سعودی عرب الریاض بن لادن کمپنی میں آیا تھا، اور عرصہ چار سال سے اسی کمپنی میں کام کر رہا ہوں۔ پاکستان سے میرا تعلق ضلع و تحصیل ہری پور ہزارہ میں گاؤں ڈھدن سے ہے۔ کثیر آبادی کے اس گاؤں کی اکثریت بریلوی مسلک سے وابستہ ہے۔ گاؤں کے ارد گرد بہت سے مزار ہیں، جہاں ہر سال میلے لگتے ہیں۔ میرا پورا خاندان اور گھرانہ بہاں کے پیر گلزار حسین شاہ کا مرید ہے۔ میرے گاؤں والوں کا عقیدہ ہے کہ جس مسلمان کا پیر و مرشد نہ ہو، قیامت کے دن ان کے لیے بڑی مشکل ہوگی۔ چنانچہ میرے تمام گھر والے پیر صاحب کے بیعت ہیں اور مجھے بھی ان کی تقلید میں پیر صاحب کی بیعت کرنا پڑی۔

جب میں سعودی عرب آیا تو بن لادن کمپنی میں مجھے چند ساتھی ایسے ملے جو صحیح العقیدہ مسلمان تھے۔ اُن میں ایک صاحب خادم حسین پردیسی ہیں، جو بن لادن کمپنی میں ڈرائیور ہیں۔ میرے ساتھ ملاقاتوں میں عقائد کی اصلاح پر زور دیتے رہے اور رفتہ رفتہ مجھے ریاض میں مقیم ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب کے درسِ قرآن و حدیث میں شرکت کے لیے لانے لگے۔ موصوف، معروف عالم دین احسان الٰہی ظہیر شہید کے بھائی ہیں اور جامعہ سعود میں پڑھاتے ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحب کے دروس میں شرکت کرتا رہا جن کی بدولت یہ عقدہ کھلا کہ میں تو شرک و بدعات میں ڈوبا ہوا ہوں۔ الحمد للہ یہ درسِ قرآن و حدیث کی برکت تھی کہ میرے دل نے صرف قرآن و حدیث کو آخرت کی نجات کا راستہ تسلیم کر لیا۔

اس دوران جناب پردیسی صاحب مجھے مرکزی جمعیت اہل حدیث سعودی عرب کے ناظم مولانا عبدالمالک مجاہد کے دفتر سے اسلامی کتب اور رسائل پڑھنے کے لیے لاکر دیتے رہے، جن کے مطالعہ سے شرک و بدعات کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں نور کی کرنیں نظر آنا شروع ہوئیں۔

علاوہ ازیں جناب پردیسی صاحب نے مجھے جناب محمد اقبال کیلانی

صاحب (جامعہ ملک سعود) کی لکھی ہوئی نو کتابوں کا سیٹ دیا۔ ان کتب کے پڑھنے سے دینِ اسلام اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ میرے دل و دماغ میں روشن ہونا شروع ہوا، چنانچہ ان کتب کا ایک سیٹ میں نے پاکستان میں اپنے گھر والوں کو بھی بھیجا ہے تاکہ وہ بھی اس نورِ ہدایت سے فیض یاب ہوں۔

ہمارے کیمپ میں مولانا قاری نذیر احمد صاحب اپنی جائے سکونت سے اسّی کلومیٹر دور سے خطبہ جمعہ دینے کے لیے تشریف لاتے ہیں۔ موصوف کی قرآن و حدیث سے مزین باتیں ہمارے دل و دماغ کو گرماتی ہیں ۔۔۔ آپ علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کے ہم مکتب ہیں، ان کی وساطت سے علامہ صاحب کی کیسٹیں بھی سننے کو ملتی رہتی ہیں۔

اب اللہ کے فضل و کرم سے ہر قسم کے شرک و بدعات کا عقیدہ چھوڑ کر قرآن و حدیث کا عقیدہ اپنا لیا ہے، جس سے مجھے بہت راحت اور دلی سکون نصیب ہوا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ میرے وہ تمام بھائی، جو شرک و بدعات کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں، قرآن و حدیث کی روشنی سے فیض یاب ہوں۔ آپ بھی میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مسلکِ حقہ پہ کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---

# طلبائے جامعہ علومِ اثریہ

کے درمیان حسبِ سابق اس ماہ بھی مقامِ صحابہؓ کے مقدس عنوان پر تقریری مقابلہ ہُوا۔ مولانا محمد افضل ساجد، حافظ محمد اسلم شاہدروی اور مولانا محمد عبداللہ نے تقریری مقابلہ میں منصفین کے فرائض سر انجام دیئے۔ شہر اور ضلع جہلم کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے نوجوانوں نے بڑی تیاری اور شوق کے ساتھ مقابلہ میں حصّہ لیا، جبکہ سامعین کی بہت بڑی تعداد موجود تھی۔

۔ آخر میں گذشتہ ماہ کے تقریری مقابلے میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے نوجوانوں میں حضرت علامہ محمد مدنی نے انعامات تقسیم کیے اور آئندہ ماہ کے لیے موضوع "مقامِ رسالت" کا اعلان کیا ۔۔۔ یہ پروگرام دعائے خیر پر اختتام پذیر ہوا۔